السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے خطبہ عربی کا اردو ۔ پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اور احادیث ۔ ۔ ۔ ۔ اور ادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں کرے بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے اور اس کے ط بعد اس کا ترجمہ کردے تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ پہنچے یہ صورت جوازکی ہے صحیح مسلم میں ہے ۔

کانت للنبی صلعم خطبتان یجلس بینہما یقرء القرآن ویذکر الناس

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو عوام الناس کیوں کر سمجھیں گے ۔ اور تذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کافی ووافی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوطیب محمد المدعو شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (شب برات سے متعلق یہ تحریر مولانا عظیم آبادی نے مولانا عبدالغفور داناپوری کے رسالے "اہدایۃ الی لیلۃ البراءۃ" پر بطور تقریظ لکھی تھی جو مذکورہ رسالہ کے اخیر میں (ص 41/43) شائع ہوئی (مطبع سعید المطابع بنارس 1322ھ اس تحریر کی نشاندہی مولانا عبدالعزیز اعظمی نے کی) جس کے لیے راقم ان کا ممنون ہے)

نحمدہ ونصلی بیشک ماہ شعبان کی فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کی فضیلت کا خیال کرکے اس میں اپنے دستور سے زیادہ روزہ رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ۔

صحیحین میں مروی ہے : عن عائشۃ قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا شہر رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان

اور سنن نسائی میں بسند حسن مروی ہے : عن اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ارک تصوم شہرا ما تصوم من شعبان قال ذلک شہر یغفل الناس عنہ بین رجب ورمضان وہو شہر ترفع فیہ الاعمال الی رب العلمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم

اور سنن ترمذی میں ہے : عن انس رضی اللہ عنہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای صوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظیم رمضان

اور تین روایتوں کے علاوہ اور روایات بھی اس باب میں وارد ہیں ۔ اکثر روایات ان میں سے حافظ منذری کی کتاب الترغیب میں موجود ہیں ۔

ان حدیثوں سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ شعبان کا مہینہ بزرگ مہینہ ہے اور اس میں روزوں کی کثرت مسنون ہے اور رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھتے تھے ۔ البتہ اس مہینے میں روزے کے لیے کسی تاریخ یا روز کی تخصیص کسی ایسی روایت سے ثابت نہیں ہے جو قابل احتجاج ہو ۔ اس لیے بالقصد خاص کرکے روزے کے لیے کسی تاریخ کو معین کرلینا چاہیے ۔

باقی رہا نصف شعبان کی شب کو قرآن مجید تلاوت کرنا ۔ ادعیہ ماثورہ اذکار صحیحہ پڑھنا ۔ صلوۃ قافلہ اول شب کو بغیر جماعت اور بغیر ہیئت مخصوصہ کے یا آخر شب کو بجماعت لیکن بغیر ہیئت مخصوصہ کے ادا کرنا اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہنا رحمت کی کواستگاری کرنا اور اپنے لیے دعائیں مانگنا اور دعا میں گریہ وزاری کرنا بھی بدعت نہیں ہے ، بلکہ موجب اجر جزیل وثواب عظیم ہے اور اس باب میں بھی روایات متعددہ وارد ہیں ۔

خرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحہ والبیہقی عن معاذ بن جبل وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : یطلع اللہ الی جمیع خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن ورواہ ابن ماجہ نحوہ من حدیث ابی موسی الاشعري والبزاز والبیہقی من حدیث ابی بکر صدیق بنحوہ باسناد لاباس بہ قالہ المنذري فی الترغیب۔

ومنہا ما اخرجہ البیہقی عن مکحول عن کثیر مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ النصف من شعبان یغفر لہ عزوجل لاہل الارض الا لمشرک او مشاحن وقال البیہقی عن مکحول عن ابی ثعلبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ ای عبادہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لہ للمؤمنین ویمہل لاکافرین ویدع اہل الحقد نحقدہم حتی یدعوہ قال البیہقی وہو ایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جید۔

ومنہا ما اخرجہ البیہقی عن العلاء بن الحارث عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی الی ان قال فقال اتدرین ای لیلۃ ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ لیلۃ النصف من شعبان فیستغفر للمستغفرین ویرحم المسترحمین ویؤخر اہل الحقد کما ہم قال البیہقی ہذا مرسل جید وقال المنذري یحتمل ان یکون العلاء اخذہ من مکحول انتہی

ومنہا ما اخرجہ الامام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ عزوجل الی خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لہ لعبادہ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس قال المنذري رواہ احمد باسناد لین انتہی

ان روایات کے سوا اور بھی اخبار وآثار اس باب میں مروی ہیں ۔ بخوف طوالت قدر مذکور پر اکتفا کیا گیا ۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہ شعبان میں شب پندرہ بالخصوص بہت بزرگ ہے اس میں نماز پڑھنا دعائیں مانگنا ثواب

ہے یہ روایتیں اگرچہ علیحدہ علیحدہ بہت قوی درجے کی نہیں ہیں مگر چونکہ متعدد طرق سے مروی ہیں اس لیے ایک کو دوسرے سے قوت حاصل ہے اور قابل احتجاج و عمل ہے کیونکہ اس سے زیادہ صحیح حدیث اس کی مخالف نہیں وارد ہے اسی بناء پر شیخ ابو شامہ نے کتاب الباعث فی انکار البدع والحوادث میں چند روایتیں بیہقی کی کتاب الدعوات الکبیر وغیرہ سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ۔ قال البیهقی فی ہذا الاسناد بعض من یجهل وکذلک فیما قبلہ واذا انضم احدہما الی الاخر اخذ بعض القوۃ انتہی

الحاصل ماہ شعبان کا تمام مہینہ بزرگ ہے اور اس میں روزے رکھنا مسبوب ہے مگر روزے کے لیے کوئی تاریخ معین و مقرر کرنا اور بالتخصیص صرف پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ تیرہ 'چودہ' پندرہ تاریخوں میں جن کو ایام بیض کہتے ہیں ان میں روزے رکھے اور چاہے تو اس پر بھی زیادتی کرے کیونکہ اس مہینے میں کثرت صیام ثابت ہے اور اس مہینہ میں شب پندرہ بالخصوص زیادہ بزرگ ہے اس میں قیام لیل بغیر کسی ہیئت خاص کے بھی مسنون و موجب اجر و ثواب ہے ۔ البتہ کسی خاص ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا یعنی ایک سو رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے دس بار سورۃ ق ہو اللہ پڑھنا وغیرہ ذلک کہیں اخبار و آثار سے ثابت نہیں ہے بلکہ محدث فی الدین ہے اور عامل اس کا بدعتی ہے اور ایسا ہی تمام شب چراغوں کو روشن کرنا اور سارے مکان میں زیادہ روشی کردینا یہ سب فعل منکر و نا مشروع ہے ۔ اور ایسا ہی چودہ شعبان کو یوم عید قرار دے کر اس میں حلوہ پکانا اور اس کو ثواب سمجھنا یہ سب بدعت و ضلالت ہے اور تفصیل اس کی صراط مستقیم للامام ابن تیمیہ میں ہے وہکذا فی الباعث فی انکار البدع والحوادث لابی شامہ وکتاب المدخل الشیخ ابن الحاج وغیر ذلک من ذلک من الکتب المعتبرۃ

اور فرمایا علامہ مناوی نے فتح القدیر شرح کبیر جامع الصغیر میں بشرح حدیث " ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الخ کی قال المجد ابن تیمیہ لیلۃ النصف شعبان روي فی فضلها من الاخبار والآثار ما یقتضی انہا مفضلۃ ومن السلف من خصہا بالصلوۃ فیہا ' وصوم شعبان جاءت فیہ اخبار صحیحۃ اما صوم یوم نصفہ مفرد فلا اصل لہ یکرہ ' وکذا اتخاذ مر سما تصنع فیہ الحلوي والاطعمۃ وتظہر فیہ الزینۃ وہو من المواسم المحدثۃ المبتدعۃ التی لا اصل لہا انتہی واللہ اعلم

حررہ العبد الضعیف ابو طیب محمد شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ آبائہ وعن مشائخہ آمین

میں نے رسالہ مولوی عبد الغفور صاحب کو دیکھا اور اس کی صحت کی ، فضائل شعبان وغیرہ میں مولوی صاحب نے خوب لکھا ہے واقعی فضائل شعبان میں بہت احادیث صحیحہ آئی ہیں ۔ صوم نصف شعبان میں کوئی حدیث صحیح نہیں ۔ تخصیص اس کی ٹھیک نہیں ' جیسا کہ مولانا عبد الشمس الحق صاحب نے لکھا ہے میں بھی ان کا ہمقال ہوں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب